ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے کہ ہم اس کی محبت میں فنا ہو کر اس کی مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱؍جنوری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ جماعتِ احمدیہ کا سیاست سے براہِ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔

☆ اسلام حقیقتاً اس آگ کا نام ہے جو دو طرفہ ہوتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کی شکل میں ایک کامل دعا سکھائی ہے۔

☆ جماعت کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ سچے مسلمانوں کا ایک گروہ پیدا ہو جائے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے جس کا سیاست سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اس حیثیت میں ہمارا پہلا اور آخری تعلق اپنے ربّ سے ہے۔ غیر اللہ سے ہمارا جو بھی تعلق ہے وہ بالواسطہ ہے یعنی غیر اللہ سے سب تعلقات اللہ تعالیٰ کی وساطت سے اس کے حکم اور منشاء سے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ہیں۔ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد اور اس کی ساری زندگی کی جدو جہد کی غرض اور مقصد اپنے اللہ سے ایک زندہ اور مضبوط تعلق قائم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مضبوط روحانی تعلق پیدا کرنے کی جو راہ اسلام نے ہمیں سکھائی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ’’اسلام اور دعائے فاتحہ‘‘ ہے۔ اسلام کے معنی ہیں کہ انسان اپنی سب خواہشات اور اپنے سب ارادوں اور اپنی تمام مرضیوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دے اس کا اپنا کچھ نہ رہے جس طرح انسان کی چھری کے سامنے بکرا اپنی گردن کو رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح انسان اللہ کی رضا کی چھری کے سامنے اپنے وجود کو رکھ دے اور اس رنگ میں اپنے پر موت وارد کرنے کی کوشش کرے کہ اللہ کی طرف سے اسے ایک نئی زندگی عطا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ اسلام حقیقتاً اس آگ کا نام ہے کہ جو دو طرفہ ہوتی ہے ایک طرف انسان کے دل میں اپنے ربّ کے لئے محبت کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے اور دوسری طرف انسان کے دل کی یہ محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی ہے اور اس دو طرفہ شعلہ کے نتیجہ میں اللہ کی عظمت اور جلال کے جلوہ کے بعد انسان کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا سب کچھ اللہ کا ہو جاتا ہے اور جب محبت کا یہ مقام انسان کو حاصل ہو جائے تب وہ اپنی پہلی زندگی تو ختم کر چکا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے ایک نئی زندگی عطا ہوتی ہے اور یہ نئی عطا، یہ نئی زندگی ایسی ہے جس کا ہر سانس خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہے۔ جس کا ہر جذبہ، جس کی ہر خواہش، جس کی ہر لذت خدا کے لئے اور خدا سے ہے کوئی چیز

اس کی اپنی باقی نہیں رہتی اس دنیا میں جو عام قانون چل رہا ہے اس کے مطابق مسلمان بھی، ہندو بھی، سکھ بھی، عیسائی بھی، دہریہ بھی، بد مذہب بھی، خدا تعالیٰ کو گالیاں دینے والے بھی ایک نئی زندگی گزار رہے ہیں وہ زندگی تو ختم ہوگئی لیکن ایک مسلمان کو ایک نئی زندگی ملتی ہے اور یہ زندگی اسے ایک موت کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ وہ خدا کے لئے ایک موت قبول کرتا اور خدا کی عطا سے ایک نئی زندگی کو پاتا ہے۔ اس نئی زندگی میں اس کے تمام خیالات، اس کے تمام رجحانات، اس کے تمام جذبات، اس کے تمام تعلقات ایک نیا رنگ رکھتے اور اللہ کی روشنی سے منور اور اس کی محبت سے اصلاح یافتہ ہوتے ہیں اور نئی زندگی میں جو تعلقات غیر اللہ سے ہوتے ہیں وہ اپنے اندر ایک نیا رنگ رکھتے ہیں۔ دنیا کے لئے دنیا سے تعلق نہیں رکھا جاتا۔ خدا کے لئے خدا کی مخلوق سے تعلق پیدا کیا جاتا ہے اور یہ محبت کا مقام انسان کو یہ سبق دیتا ہے کامل اطاعت کے بعد انسان یہ جانتا ہے کہ میں یہ دوسری زندگی حاصل نہیں کرسکتا نہ اس زندگی کو قائم رکھ سکتا ہوں جب تک کہ مجھے دعا کا سہارا حاصل نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورہ فاتحہ کی شکل میں انسان کو ایک کامل دعا سکھائی ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ''دعائے فاتحہ'' نام رکھا ہے پس کامل اطاعت کے ساتھ کامل دعا کا ہونا ضروری ہے تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان پر کامل فیوض جاری ہوتے ہیں اس کامل دعا میں ہمیں جو سکھایا گیا ہے وہ اتنا گہرا اور اتنا وسیع ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعہ پر غیر مذاہب کو یہ چیلنج دیا کہ وہ اپنی تمام کتب سماوی میں سے وہ مضمون نکال کے دکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں سورہ فاتحہ کی سات آیات میں بیان کیا ہے۔ تو اس میں بڑی گہرائی، بڑی وسعت ہے اس کے سینکڑوں معنی ہو چکے ہیں اور جب تک دنیا قائم ہے سینکڑوں ہزاروں معنی ہوتے رہیں گے یہ دعا اپنی کامل حیثیت میں قائم ہے اور انسان اس سے فائدہ اُٹھاتا رہے گا اس وقت میں اس تفصیل میں تو نہیں جانا چاہتا اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی پھر کسی وقت اس نقطہ نگاہ اس زاویہ سے دوستوں کے سامنے سورہ فاتحہ کی تفسیر رکھوں گا۔

اس وقت میں صرف مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ سچے مسلمانوں کا ایک گروہ پیدا ہو جائے جن کی زندگی پر ایک موت وارد ہو اور وہ دنیا سے کُلّی طور پر منقطع ہو جائیں اور ان کا دنیا سے کوئی واسطہ نہ رہے اور ایک کامل دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کچھ اس طرح

جذب کریں کہ انہیں ایک نئی زندگی ملے جو پہلی سے مختلف، جو پہلی سے کہیں زیادہ حسین، جو پہلی سے بہت زیادہ دنیا کی خدمت گذار۔ آج ہمارے ملک کے جو حالات ہیں وہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے خدا سے ایک نئی زندگی پائی اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے بنی نوع انسان اور خدا کی دوسری مخلوق کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جو سیاسی جماعت نہیں، سیاسی طور پر تو ہم اپنے ملک کی خدمت نہیں کر سکتے لیکن روحانی جماعت ہونے کی حیثیت میں روحانی طور پر اپنے بھائیوں کی خدمت کر سکتی ہے اور ہمیں کرنی چاہئے اور وہ خدمت دعا کے ذریعہ ہے میں ان دنوں خاص طور پر جماعت سے خواہش رکھتا ہوں اور اس کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر فتنہ اور شر سے محفوظ رکھے۔ اس وقت جو فتنہ اور شر ہمیں نظر آتا ہے میں نے بڑا غور کیا ہے میرا ذاتی تاثر ہے کہ اس کی براہ راست ذمہ داری کسی بھی سیاسی پارٹی پر نہیں ڈالی جاسکتی بلکہ ایک خطرناک منصوبہ ہمارے ملک کو تباہ کرنے کیلئے کسی اور جگہ بنا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس حد تک تو سیاسی پارٹیوں پر ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو اپنے اندر کیوں گھسنے دیتے ہیں جن کا ان کے ساتھ براہ راست تعلق نہیں اور اس طرح ان شر پسند ایجنٹس کو موقعہ مل جاتا ہے کہ لوٹ مار اور توڑ پھوڑ کے کام کریں لیکن میرے نزدیک براہ راست کسی سیاسی پارٹی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی جاسکتی کیونکہ میرے نزدیک وہ اس کے ذمہ دار نہیں ہیں اور نہ اسے پسند کر سکتے ہیں کہ ملک کو اس طرح تباہ کر دیا جائے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہمیں ایک مذہبی اور روحانی جماعت ہونے کے لحاظ سے اس سے کوئی براہِ راست تعلق نہیں گو ایک شہری کی حیثیت سے ہمارا ہر فرد اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے کہ ہم اس کی محبت میں فنا ہو کر اس کی مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں اور ہمارے نزدیک خدا کی مخلوق کی جو بہترین خدمت کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے فتنہ اور شر سے اور تباہی سے اور انتشار سے محفوظ رکھے اور ہمارے ملک اور ہماری قوم کو توفیق دے کہ وہ دینی اور دنیوی لحاظ سے ترقی پر ترقی کرتے چلے جائیں اور رفعتوں پر رفعتیں حاصل کرتے چلے جائیں۔

پس ہم اپنے بھائیوں، اپنے ملک، اپنی قوم کی دعا سے مدد کر سکتے ہیں اور اس میں ہمیں بخل خست نہیں دکھانی چاہئے بلکہ اپنے لئے بھی اس زمانہ میں دعائیں چھوڑ دو اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں خود پوری

کرے گا اور اپنے بھائیوں کے لئے ہر وقت دعا کرتے رہو کیونکہ میرے نزدیک جو منصوبہ کسی شر پسند دماغ نے بنایا ہے اس کا اصل مقصد مسلمان اور اسلام کو ضعف پہنچانا ہے اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمان کو اس شیطانی منصوبہ کے شر سے محفوظ رکھے اور آسمان سے فرشتوں کو نازل کرے جو ہماری اس قوم کی حفاظت کریں اور ایسے حالات پیدا نہ ہونے دیں جن حالات کے نتیجہ میں اُمت مسلمہ میں ضعف پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

دوست میرے لئے بھی دعا کریں جلسہ کے ایام سے انفلوائنزا کا ہلکا اثر چلا آ رہا ہے شاید ہلکے اثر ہونے کی وجہ سے لمبا اثر ہو گیا ہے کبھی ہلکی حرارت ہوتی رہی ہے کبھی گلے میں زیادہ تکلیف کبھی نسبتاً آرام۔ بہرحال اگرچہ کل سے کچھ افاقہ محسوس کرتا ہوں لیکن پوری طرح اثر ابھی دور نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے اور بیماری کو دور کرے تا کہ ان ضروری فرائض جن میں دعا بھی ایک بڑا فرض ہے ان ضروری فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ رہے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸؍فروری ۱۹۶۹ء صفحہ ۲ و ۳)

☆......☆......☆